بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۵

نَحۡمَدُ ہ، وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُولِهِ الۡکَرِ یۡمِ ہ

وَالَّذِ یۡنَ جَا ھَدُوۡ افِیۡنَالَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡن ہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ شَرَّفَ الۡعَارِفِیۡنَ بِتَشۡرِیۡفِ الۡعِرۡفَانِ وَ الۡاِیۡقَانِ ہ وَ تَعَرَّفَ الۡمُوَحِّدِیۡنَ بِاَنۡ لَّا مَجۡوۡدَ غَیۡرُہٗ فِیۡ عَالَمِ الۡغَیۡبِ وَالۡاِمۡکَانِ ہ وَ اَیَّدَھُمۡ بِاَشۡرَفِ حِکَایَاتِ الصَّالِحِیۡنَ مَنَ الۡبَیَانِ ہ وَشَیَّدَ بَصَائِرَھُمۡ بِا التَّجَلِّیَاتِ مِنَ الۡکَشۡفِ وَالۡعَیَانِ ہ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی مَنۡ وَضَعَ دُرَرَالتَّصَوُّفِ عَلٰی اَطۡبَاقِ قُلُوۡبُ الۡاِنۡسَانِ ہ وَلَمَعَ جَوَاھَرُالتَّعَرُّفِ فِیۡ اَخۡلَاقِ اَھۡلِ الۡاِحۡسَانِ ہ وَ اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ بِبَذۡلِ الۡکَسۡلَانِ مِنَ الۡاَقۡرَانِ ہ

حمد ونعت کے بعد احقر الانام امیدوار قبول کنندۂ بے نیاز نظام حاجی غریب یمنی ثبتہ اللہ اس کو عمل اور قول واعتقاد میں صدق وراستی کی راہ پر ثابت قدم رکھے عرض پرداز ہے کہ آغاز جوانی اور شباب زندگانی کے عہد میں جو وقت غرور اور زمانہ شرور کا ہے اور خواہش نفسانی خودرائی کا غلبہ وساوس وخیالات شیطانی کا ہجوم ہوتا ہے ناگاہ ہدایت ازلی اور عنایت لم یزلی کے رہبر نے بموجب آیہ کریمہ

اَنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰهِ ج یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ط۱ بیشک فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی محبت کے حصول کا شوق، اصحاب خانقاہ کی معرفت اور ارباب انتباہ کی ملازمت کی طلب کا داعیہ اور دریافتِ ادب کی خواہش اس فقیر وحقیر کے دل میں پیدا فرمادی اور جیسا کہ اس آیہ کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:-

اِنَّ الۡمُلُوۡکَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَةً اَفۡسَدُوۡهَا وَجَعَلُوۡٓا اَعِزَّةَ اَهۡلِهَآ اَذِلَّةً ج سے۲

تحقیق کہ جب بادشاہ کسی قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو ویران کردیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل اور خوار کردیتے ہیں۔

جب سلطانِ محبت حقیقی اور جہانیان دوستی وتحقیقی میرے سریر دل پر متمکن ہوا تو تمام باطل آرزوؤں اور ذلیل وزلوں امیدوں کو میرے صحیفۂ دل اور میرے خطۂ آب وگل سے مٹا دیا، اور ملہم غیبی اور فیاض اسرار لا ریبی اس ضعیف ونحیف

۱ے پ ۳ آلعمران ۷۳ ۲ے پ ۱۹ النمل ۳٤

http://Ashrafi.org

کے دل پر اپنے قلم ارشاد سے اعتقاد کے حروف لکھتی رہی اور جذبہ کی نسیم روضۂ قدس سے چلتی رہی ۔ یہاں تک کہ اس سعادت عظمیٰ کے حصول اور اس بلند درجہ پر رسائی حاصل ہوئی جو تمام پاکیزہ بندوں کا منتہائے مقصود اور اولیائے کرام کی غایت آرزو ہے اور کسی کامل مکمل کے تصرفات کی سپردگی میں دیئے بغیر اور ایسے عالم عامل کی تعلیم کے بغیر ممکن نہیں جس کے بارے میں کہا گیا ہے ۔

مظہر حق ومظہر تحقیق	مظہر حق ہے مظہر تحقیق
برخلائق دلش رحیم و شفیق	خلق پر اس کا دل رحیم و شفیق
ہر کہ با او نشست شاہی شد	پاس بیٹھا جو اُس کے شاہ ہوا
وانکہ آمد بدست ماہی شد	رکھدیا ہاتھ جس پہ ماہ ہوا

چنانچہ اس نور ازلی کی رہنمائی میں جس کے بارے میں ارشاد ہے **یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ** (اللہ تعالیٰ اپنے نور سے اس کی رہنمائی فرماتا ہے جس کی رہنمائی وہ چاہتا ہے) بتاریخ ۵۰ ۷ ء یمن کے بزرگ آباد یمین سے اس بقعۂ مبارک کہ (اللہ تعالیٰ اس کو زمانہ کی تمام آفات سے محفوظ رکھے) اور آستانِ عالی میں میں نے اپنا سرِ ارادت خم کیا جہاں سیّاحِ صحرائے طریقت ، شناور دریائے حقیقت ، غوّاص بحرِ حقائق الٰہی ، خواص سلطان کبھی ختم نہ ہونے والی باریکیوں پر کامل اختیار رکھنے والی خاص ذات ہے جو ارباب شہود وعرفان کے جمع ہونے کی جگہ ہے ، جن کی جانب اصحاب ذوق ووجدان رجوع کرتے ہیں جو مسندِ فتوت وجواں مردی کے صدر نشین ہیں اور صدر بارگاہ ہیں ، کرامتُ ولایت کے اُس اُمت کے پیشوا ہیں جس کے بارے میں **کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ** فرمایا گیا (تم وہ بہترین اُمت ہو جو لائی گئی ہے) یعنی اُمّتِ مسلمہ کے مقتداء تمام لوگوں کو پناہ گاہ ، بیمار دلوں کی شفا ، صفاتِ ربّانی کے مظہر الطاف سبحانی کے درود ونزول کی جگہ محققین کی آنکھوں کی پتلی ، انبیاء ومرسلین کے علوم کے وارث ، میرے سردار ، میرا سہارا اور میری تکیہ گاہ ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرا وسیلہ ، عرش سے نازل ہونے والی برکات کی منزل (اللہ تعالیٰ اس ذات کو ہمیشہ بزرگ مرتبت (عرش مجید) اور ستودہ جائے قرار بنائے رکھے) ۔ نیک اور پاکیزہ قطبوں کے قطب اوتاد کے پیشوا ، محرابِ انور کی شمع ، اسرار کے خزانوں کی کلید ، قطع تعلقات کے کے چمنستان کے سیمرغ ، عقائق کی فضا میں پرواز کرنے والے شہباز ، علوم وشرف کے سمندروں کے درِّ شاہوار (**مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ**) جس نے اپنے نفس کو پہچانا ، خود شناسی اور خدا شناسی کے خزانے کے نگہبان ، جس کی ذات وہ ذات ہے کہ بلبلان ارواح نے قفس ہائے اجسام میں اس کے گالِ جمال کو دیکھ کر ترنم سرائی کی اور جس کے کمال کی شعاعوں سے کائنات کی عمارت کا صحن جگمگا اُٹھا اور وہ کہ اس کے مانند دریائے وجود کی سیپ میں سے اس

ے پ ۱۸ سورئہ نور ۳۵ ے پ ۴ سورہ آل عمران ۱۱۰

http://Ashrafi.org

جیسا کوئی موتی اعیانِ ثابتہ کی کان سے نکال کر عالمِ شہود کے طباقوں میں نہیں سجایا گیا۔

قطعہ

آنکہ ز اشرف زمان درجہاں — ہیں جو اشرفِ زمان سے خلق میں
مطلعِ انوار قادم اشرف است — مطلع نور قدم اشرف ہیں وہ
ذات شریفش کہ تبعریف خویش — زاتِ والا کی کروں تعریف کیا
ازہمہ عرفائے زمن اعرف است — ہر ولی معروف ہے اعرف ہیں رہ

یعنی مخلوق کے پیشوا، شیخ اسلام، اوضاع شریعت کے نگہبان، انواع طریقت کے جامع، جلال الٰہی کے خیموں میں قیام فرمانے والے۔''جمالِ الٰہی کے تجلیات کی منزل''۔

مثنوی

در ولایت بمسند شاہی — ہے ولایت کی مسند شاہی
برنشستہ زروئے آگاہی — اُن سے روشن زروئے آگاہی
نہ زروئے خسے دلش رنجہ — نہ کسی خس سے دل کو کھٹکا ہے
نہ زقولِ کسے قوی پنجہ — نہ کسی قول کا بھروسا ہے
کیف حالش بصبر ایوبی — کیف حال اُن کا صبر میں ایوب
سخت راشست زشت راخوبی — سخت کو نرم زشت کو ہیں خوب
نہ کسی راگرفت بر کارش — نہ ہے کاموں میں اُن کی جائے سخن
نہ شکن درفنون گفتارش — نہ ہے باتوں میں اُن کی کوئی شکن
گشت یار از کتاب واز سنت — حسبِ قرآن و از رہِ سنت
طالبان رابعئی بے منت — طالبوں کے ہیں یار بے منت
وقتش آں برسر زبان راند — ہر گھڑی ہے زبان پر جاری
کہ خدا خواہد و خدا داند — حکم خالق مشیتِ باری
بر تو ہر مشکلے کہ گیرد عقد — تجھ پہ مشکل پڑے جو لاینحل
کندش بر تو کشف دردمِ نقد — کشف سے دم میں اُسکو کردیں حل
روح بر عرش و جسم درزندان — روح عرشی ہے جسم ہے زنداں
چہرہ اوکشادہ لب خندان — چہرہ ان کا شگفتہ لب خنداں
شہرہ در شہرہا بپاک روی — شہرہ خلق اُن کی پاک روی
بازوئی او بشرع و عقل قوی — بازدان کے ہیں عقل و دین سے قوی

تارکِ مملکت و جہا نبانی — تارکِ ملک ہیں جہانبان ہیں
صاحب شوکت وخدادانی — صاحبِ جاہ ہیں خدا و ان ہیں
درسلوک از مراتب اونیٰ — درجہ اُن کا سلوک میں ادنیٰ
قاب قوسین یافت او ادنیٰ — قاب قوسین بلکہ او ادنیٰ
کرد آفاق پُر زلمعتہ نور — سارے عالم کو کر دیا پُر نور
حاضر دغائبش ز نور حضور — دونوں حاضر ہیں غیب ہو کہ حضور
در ضمیرش کہ ذات مشہوداست — آپ کا دل ہے جلوۂ مشہود
ہر چہ معدوم بود موجوداست — ہے جو معدوم اُسمیں ہے موجود
ازکمال متابع نبویؐ — مظہر فیض طلاعتِ نبوی
مظہرِ ورادتِ مصطفویؐ — مصدر وارادتِ مصطفویؐ
درخیاش کہ کعبۂ علیاست — ہِر عالم کو صورت کعبہ
ہمہ راسر بآستانِ صفاست — آپ کا در ہے آستانِ صفا

اور یہ تمام خوبیاں اورکمالات رکھنے ذات یعنی سید نا ومولانا، ہمارے دلوں کی شفا ؤصحت اور ہمارے دلوں کا درمان کرنے والے، اولیائے عظام کے پیشوا اور کثیر التعداد صاحبان صفا کے متقداء حضرت قدوۃ الکبرا میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ (اللہ تعالیٰ تمام خوااستگاروں اور ہدایت کے طلب گاروں کوان کی ذاتِ شریفہ اور صفاتِ پسندیدہ سے قیامت تک متمتع فرمائے) کے آستانہ ء عالیہ پر میں نے جبین نیاز رکھی اور ایک طویل عرصہ یعنی تقریباً تیس سال تک اس مضبوط راستہ اور سراطِ مستقیم پر ان کی حضوری میں گامزن رہا اور آپ کیا آستانہء ارادت کا اعتکاف کرنے والوں میں سے ایک میں بھی تھا اور آپ کی بارگاہِ عنایت کے زمرۂ ملازمین میں شامل اور آپ کے سگانِ درگاہ کا ہم کاسہ بنا رہا اور اس خدمت سعادت سے خوشہ چینی کا شرف حاصل کرتا رہا چونکہ سلسلے کا سلوک اور تبیت وتصفیہ کا طریقہ وجہ خاص پر مقرر تھا اس لئے اس کے بعد بقدر قابلیت و استعداد کے بہت جلد معارف تازہ وعوارف بے اندازہ حاصل کرلیا اور ولایت و عنایت کے آثار وانوار بے حدو بے حساب دیکھ لیا حالت یہ تھی کہ آپ کے آفتاب ہدایت کی تاثیر صحبت سے دل کو ارتباط اور سینہ کو خوشی حاصل ہوتی تھی اور باطن میں جذبات الٰہی کے آثار مشاہدہ کرتا تھا۔ جسقدر دل میں جذب الٰہی تھا اس کے موافق صوری ومعنوی تعلقات سے علیٰحدہ رہتا تھا آپ کی جبین پرانوار کا نظارہ ہر وقت مدارج قریب میں ترقی کا باعث ہوتا تھا اور ہر وقت معارج حضور کو عبور کرتا تھا۔

مثنوی

درخشان گوھر از بحر الہٰی	درافشاں گوھر بحر الہٰی
بر آمد ازلب دریائے شاہی	ہوا پیدا لب دریائے شاہی
زنور ادگرفتہ ذرہ خورشید	ہے اس کے نور کا اک ذرہ خورشید
زملکش زندگی از بہرِ جمشید	اسی کے ملک سے زندہ ہے جمشید
سراسر عالم ازنورِ ولایت	زمانے میں جو روشن ہے ولایت
منور کرد از لطف و عنایت	یہ اس کا فضل ہے اس کی عنایت
چہ گویم وصف از کشف و کرامات	کرامت کی کروں اُسکی صفت کیا
کہ آمد حل مشکل در مقامات	جو ہو مشکل کشا ہر وقت و ہر جا
ہمہ راہ اکابر راچو صعلوک	بڑوں کی راہ کو درلیش صورت
باقدام تعشق کردہ مسلوک	کیا طے آپ نے با جوش الفت
حقائق رابسے اظہار کردہ	حقائق کا کیا اظہار یکسر
دقائق ہم مرا ایثار کردہ	دقائق کو کیا ایثار مجھ پر
عوارف ازمعارف ہر چہ بودہ	علومِ معرفت جس قدر پائے
ہمہ اصحاب اظاہر نمودہ	تمام اصحاب کو شہ نے سکھائے
چو اودیگر بحجلہ درکِشیدہ	سوا اُن کے گیا جو سوئے حجلہ
عروس معنوی را روندیدہ	عروس معنوی کا منہ نہ دیکھا
درخشان گوہراز دریائے توحید	درخشان گوہر دریائے توحید
درافشان جوہراز خضرائے تفرید	درافشان جوہر خضرائے تفرید
دُر لا لائے دریائے حقائق	حقائق بحسروہ تابندہ گوہر
خورِ والائے خضرائے وقائیق	وقائق دھر وہ مہرِ منور
وجودش نقطۂ پر کار مقصود	سراپا نقطۂ پر کار مقصود
نمودش زبدۂ اسرار معبود	سراسر زبدۂ اسرار معبود
نمایان در مقید نور مطلق	جہان قید میں وہ نور مطلق
چو در آئینہ صافی وجہ الحق	ہو جیسے رخُ سے آئینے میں رونق

مدام از مشرب عرفان کشیده — شراب مشرب عرفاں سے مخمور
کلام از مذہب و جدان شنیده — کلام مذہب وجداں سے مسرور
دریده پردۂ زنگار گون را — الٹ کر پردۂ زنگار اس نے
بدیده روئے بیچون و چگون را — کیا محبوب کا دیدار اس نے
رحیق ازساغر اسرار خورده — ہیں مست ایسے مئے اسرار سے وہ
سبق از مردم ابرار برده — کہ سبقت لے گئے ابرار سے وہ
گرفت از پر توِ نور الٰہی — حصول کشف ہے نور خدا سے
زنورش کشف ازمہ تا بماہی — زمانے کو فقط اُس کی ضیاسے
برفرعونیانی سامری سحر — شریروں کے لئے سحر اُن کا جلوا
یدبیضا نموده اندرین دہر — زمانے کو دیکھایا دستِ بیضا
بعلم و کشف مفرق رائے کامل — ممیز علم و کشف اُس کی نظر سے
چو نور صبح بین حق و باطل — جدا جیسے حق و باطل سحر سے
درین دکان خوش ضراب طناز — عجب دکان میں ضراب آیا
باسم اشرفی زد سکۂ راز — بنام اشرفی سکہ چلایا
کہ آن سکہ روان است ازکرامت — روان وہ سکۂ کشف و کرامت
دریں بازار تا یومِ قیامت — ہے بازار جہاں میں تا قیامت
ہمہ اصحاب را بہ زین شنگرفی — خوشا اصحاب کی یہ پاک ظرفی
چہ می باید کہ می خوانند اشرفی — کہ کہتے اشرفی کو ہیں اشرفی

اس زمانے میں جبکہ مجھے یہ دولتِ عظیم حاصل تھی ملہم غیب نے میرے دل میں یہ القا فرمایا کہ میں حضور کے بعض الفاظ متبرکہ اور معارف وطریقت کے چند وظائف غریبہ کو بطریق کوائف احوال اور کرامات عجیبہ اوران معارف کو جو زمانہ کے مشائخ حضرات اور اکابر زمانہ سے میں نے حضر وسفر میں حاصل کیے ہیں، معرض بیان میں لاؤں اوران کرامات وخوارق کا بھی ذکر کروں جو بعض بدعقیدہ لوگوں، گمراہوں اوراس زمانہ کے حاسدوں کے رُوبرو حضور والا سے صادر ہوئے ہیں خصوصیت کے ساتھ ان واقعات اوران حقائق کا اظہار کروں جو حضرت شیخ حاجی چراغ اور حضرت قدوۃ الکبرا کے مابین پیش آئے اس لیے اور بھی کہ ان واقعات کو تحریر کرنے کے لئے حضرت والاہی نے ارشاد فرمایا تھا۔(واقعات شیخ حاجی چراغ کے تحریر کرنے کے بارے میں اشارہ فرمایا تھا)

اگر چہ حضرت کے خوارق وعادات جو کچھ میں پیش کررہا ہوں وہ بے شمار اور بے تعداد خوارق میں سے صرف

چند ہیں کہ تمام خوارق کا شمار و بیان ناممکن ہے ان میں سے جو ضبط تحریر میں آ سکتے تھے اور فکر را تھے قید کتابت میں لایا (تحریر کیا) اور حضرت مخدومی کی خدمت میں پیش کیے اور سمع ہمایوں تک ان کو پہنچایا۔ بلکہ بعض مقامات پر تو حضرت کے بعینہٖ الفاظ اور اقوال صریحہ کو بیان کیا ہے بعض ان واقعات کو جو حضرت کے وصال کے زمانے میں پیش آئے اور وہ تقاریر و کلمات قدسیہ جو کہ حضرت قدوۃ الکبرا نے خلافت و سجادہ نشینی حضرت قدوۂ ابرار زبدۂ اخیار منظر انظار شنگرفی مظہر اسرار شرافی جامع مکارم اخلاق، مہبط انوار مشیخیت علی الاطلاق حضرت سید عبدالرزاق کی سجادہ نشینی اور عطائے مقام اور دوسرے خلفا کو عطائے خلافت کے وقت ارشاد فرمائے، مجھے اس کے لکھنے کی مجال نہ ہوئی (میں ان کو بلفظہٖ ضبط تحریر میں نہیں لا سکا) ہاں مخدوم زادہ (سید عبدالرزاق) کی سیرتِ مبارکہ، خصائلِ پسندیدہ، صدور مقامات طریقت اور ان خوارق عادات کو جو صاحب سجادہ سے حضرت قدوۃ الکبرا کی رحلت کے بعد ظاہر ہوئے میں نے اِن لطائف شریفہ (لطائف اشرفی) کے ذیل میں بیان کیے ہیں تاکہ طالبانِ صادق اور مخلصانِ واثق کے مشام ہائے جاں تک اس ریاضِ ولایت کی پاکیزہ خوشبوئیں اور حدائق عنایت کے نفحات پہنچ سکیں۔ اس طرح ان لوگوں کو یہی محسوس ہوگا کہ وہ حضرت قدوۃ الکبرا کی مجلس میں حاضر ہیں۔

بموجب **عِند ذکر الصَالُحین تنزل الرَّحمَتہ** (صالحین کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے) اور اولیاء اللہ کا ذکر فیض الٰہی کے حصول کا واسطہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل لا متناہی کے وصول کی اصل ہے۔ لہٰذا میں نے اس بزرگوار دین حضرت قدوۃ الکبرا کے اقوال، معاملات و حکایات کو تحریر کر کے مریدوں اور معتقدوں کے دلوں کو خوش کیا ہے اور طالبان طریقت کی انشراح خاطر کا باعث ہوا ہوں۔ حضرت قدوۃ الکبرا کی اولاد، احفاد و خلفاء بلاد میں ہزاروں برس جناب موصوف کا چرچا یاد رہے گا اور جس وقت میری کتاب مطالع کریں گے طالبین کے طلب کو پورا نفع پہنچے گا۔ یقین کی ترقی اور خوشی اعتقادی کی استعداد ان کو نصیب ہوگی۔ جب یہ باتیں حاصل ہوں گی تو مجھ بے چارہ و سرگرداں کو دعائے خیر دیں گے یہ بھی ممکن ہے کہ ان کلماتِ طیبات کے برکات سے ناچیز کو وہ دن نصیب ہو کہ خودی کے ظلمت کدہ سے نجات پاوے۔ **دھو الوصول الیٰ لقاء اللہ و لاستھلاک فی شھود جلالہ و جمالہ** (اور وہ القاء الٰہی تک وصول اور مشاہدۂ جلال و جمال میں مٹ جانا ہے) چونکہ یہ عجیب و غریب مجموعہ بحر زخارف ودریائے عوارف یعنی حضرت قدوۃ الکبرا کے معارف و کواشف کا جامع اور مقالات اشرفی و حکایات شنگرفی کا حامل ہے اپنی اس کتاب کا نام **لطائف اشرفی** فی بیان طوائف صوفی رکھا بالنبی والہ الامجاد رب یسر و تمم بالخیر، شروع میں مقدمہ اور آخر میں خاتمہ اور درمیان ساٹھ لطیفے ہیں جن کی فہرست اگلے صفحات پر آ رہی ہے۔

http://Ashrafi.org

حصّۂ اوّل

مقدمہ ۔ علم اور کتب صوفیہ کے دیکھنے اور کلمات مشائخ کے سننے کے فوائد اور اس کے شرائط و آداب۔

لطیفہ ۱ توحید اور اس کے مراتب۔

// ۲ ولی کی ولایت پہچاننا اور اس کے اقسام۔

// ۳ معرفت عارف و متعرف و جاہل۔

// ۴ صوفی و متصوف دملامتے و فقیر انکی شناخت اور اس گردہ کے اقسام اور ارباب ولایت یعنی غوث و امامان و اوتاد و ابرار و ابدال و اخیار کے ذکر اور چھپے ہوئے اولیاء کی تشریح اور تصوف کیا چیز ہے اور صوفی کس کو کہتے ہیں۔

// ۵ معجزہ و کرامت اور استدراج میں کیا فرق اور کرامت کے دلائل اور معراج شریف کا تزکرہ۔

// ۶ شیخ ہونے کی اہلیت، اقتداء کی شرائط، مرشد و مرید کے آداب (جو چالیس اکابر کے مقرر کردہ آداب کا مجموعہ ہے اور مسئلہ توحید اور اسکا مطالب)۔

// ۷ اصطلاحاتِ تصّوف۔

// ۸ حقیقت معرفت راہ سلوک و سلسلۂ تربیت و وجہ خاص و حجب ظلمانی و نورانی و انواع تجلیات و تلبیس ابلیس۔

// ۹ شرائط تلقین، اذکار مختلفہ جو مشائخ میں جاری و ساری رہے ہیں۔ فضیلت ذکر جلی بر خفی۔

// ۱۰ تفکر و مراقبہ، جمع و تفرقہ کے شرائط۔

// ۱۱ مشاہدہ و وصول درویتِ صوفیہ و مومنان و یقین۔

// ۱۲ صوف دخرقہ وغیرہ سے لباس مشائخ کے اقسام اور ہر ایک کے معنی اور مرید و مراد کے شرائط اور مقراض و طاقیہ کا تذکرہ۔

// ۱۳ حلق و قصر۔

// ۱۴ مشائخ کے خانوادوں کی ابتدا جو اصل میں چودہ ہیں

// ۱۵ سلسلۂ حضرت قدوۃ الکبرا اور سلسلۂ حضرت نور العین اور سلف و خلف کے مشائخ کا بیان اور ان کے خلفا اور ہر ایک کی تاریخ وفات اور اعراس بزرگان اور متعدا کابر سے فضائل کرنے کا فائدہ کیا ہے ہے۔

http://Ashrafi.org

لطیفہ ١٦ مشائخ کرام کے کلماتِ شطحیّات کے معانی اوراس جیسے کلام کی تشریح

// ١٧ آداب صحبت وزیارت مشائخ وقبور جبین سائی۔

// ١٨ معانئ زلف وخال وغیرہ۔

// ١٩ دربیان معانی ابیات متفرقہ جومجلات متصوفہ کے متعلق مختلف فضلاء سے صادر ہوئے۔

// ٢٠ سماع واستماع مزامیر۔

فہرست حصّہ دوئم جوہنوز زیرِطبع ہے۔

لطیفہ ٢١ مسئلہ جبرواختیار وقضاوقدر وخیروشر اوربعض عقائد صوفیہ۔

// ٢٢ حضرت قدوۃ الکبرا کا تختِ سلطنت کا ترک کرنا اور سریرِ مملکت سے منہ موڑنا، سفر اختیار کرنا اور بعض مشائخ عصر سے راہ میں ملاقات کرنا اور خصوصیت کیساتھ حضرت مخدوم جہانیان جہاں سے گشت سے شرف ملاقات ہونا اور حضرت یحیٰی منیری کے جنازہ میں پہنچنا وہاں سے حضرت شیخ علاؤ الدین پنڈوی کے حضور میں باریاب ہونا اور تمام مقاصد دلی کوحاصل فرمانا اور شیخ کا اپنے تمام مقامات عالیہ کوان کے حوالے کرنا اور خطاب جہانگیری سے سرفراز فرمانا۔

// ٢٣ حضرت قدوۃ الکبرا کا تعین مقام اوران کی ظفرآباد تشریف آوری اور بعض پے بہ پے کرامتوں کا صدور اور حضرت شیخ کبیر سرور پوری کی ارادت۔

// ٢۴ امراء وسلاطین اور فقراء ومسکین کا ملاقات کرنا اوران کا مسند عالی سیف خان کے مناقب بیان کرنا۔

// ٢٥ ذکر ایمان ودلائل اثبات صانع و وحدتِ صانع اوراس کی ازلیت وابدیت اور اصول شریعت وطریقت

// ٢٦ ارباب نظروبرہان واصحاب کشف واعیان اوران دونوں گروہ کی حیرت اورآخری گروہ کے عقائد اور شریعت وطریقت کی بحث اوردونوں کا ایک ہونا۔

// ٢٧ دلائل وحدت وجود، بعض مشائخ کا وحدت وجود میں اختلاف اوراقوال مختلفہ کے توفیق میں۔

لطیفہ ۲۸ بیانِ توبہ۔
// ۲۹ معرفتِ نماز
// ۳۰ معرفتِ روزہ
// ۳۱ بیان زکوٰۃ
// ۳۲ بیان حج و جہاد
// ۳۳ اقسامِ امت کی فرقہ بندیاں اور انسانی مراتب کی ماہیت اور انسان صوری و معنوی کا تذکرہ۔
// ۳۴ فوائد سفر اور اس کے شرائط
// ۳۵ حضرت قدوۃ الکبرا کا دوران سفر عجائب روزگار کا مشاہدہ فرمانا اور کوہستان میں سن رسیدہ بزرگوں سے مقامات عالیہ حاصل کرنا۔
// ۳۶ عقل و شرب کے طریقے اور بعض ماکولات و مشروبات کے فوائد۔
// ۳۷ شرائط اعتکاف و عزلت و خلوت، تجرید و تفرید۔
// ۳۸ وظائف صبح و شام، صلوٰۃ خمسۂ اسلام، نوافل، ادعیہ مشہورہ، ایام متبرکہ، صیام صوفیہ۔
// ۳۹ عشق اور مراتب عشق
// ۴۰ زہد و تقویٰ۔
// ۴۱ توکل و کسب و رضا و خوف و رجاء کا ذکر۔
// ۴۲ تعبیر خواب۔
// ۴۳ بخل و سخاوت و رزق و ذخیرہ۔
// ۴۴ مجاہدہ و ریاضت اور سعادت و شقادت۔
// ۴۵ رسوم خلق و مزاج مستحسن
// ۴۶ تزکیر اور وعظ و حسنِ خلق و غضب و شفقت و معاملہ۔
// ۴۷ مومن و مسلم۔
// ۴۸ امر معروف و نہی منکر و اشربہ مختلف فیہا۔
// ۴۹ امامت کی شناخت د بیان تولاّ و تبرّا و ترک علائق و عوائق۔
// ۵۰ معرفت نفس و روح و قلب اور قبض ارواح، ملائک کا ظہور اور خواہشِ موت۔
// ۵۱ علم و طبل و زنبیل گردانی۔

http://Ashrafi.org

لطیفہ ۵۲ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اور ان کی سیرت مقدسہ اور کتب انساب سے نسب سادات ازاحفادواولاد کی شرح۔

// ۵۳ خلفائے راشدین وبعض صحابہ وتابعین دائمہ اثناءعشر۔

// ۵۴ بعض شعراء کا ذکر جومشرب وصوفیا سے آگاہ تھے۔

// ۵۵ حضرت قدوۃ الکبرا سے بعض خوراق کا صدور بہ نسبت بعض اشخاص۔

// ۵۶ تفویض مقام وحوالۂ ولایت اسلام بہ سید عبدالرازق اوران کی اپنی فرزندی میں قبولیت۔

// ۵۷ حدود اودھ، قصبہ جائس، قصبہ ردولی اوراس کے نواح میں حضرت قدوۃ الکبرا کی تشریف آوری اور وہاں ظہور کرامت اور مسند عالی سیف خان، قاضی رفیع الدین اور شیخ شمس الدین صدیقی اودھی کا معتقد ہونا۔

// ۵۸ دعائیں، اسمائے اعظم، علم تکسیر، توریت کے سورۂ فاتحہ یعنی دعائے بشیخ اورافسوں وتعویذ کے بعض دیگرفوائد

// ۵۹ نزول فیض الٰہی وفضل لا متناہی۔ احضار ملائکہ و مردان غیب اور بعض اولیاء برائے تجہیزو تکفین حضرت قدوۃ الکبر۔

// ۶۰ بعض محبت آگین کلمات کا صدور بہ نسبت قدوۃ الآفاق سید عبد الرازق ان کی اولاد و احفاد اور بعض خلفائے اکبراورلطف عام بہ نسبت فرزندان ومعتقدان ومریدان ومخلصان تام۔

خاتمہ۔

خاتمہ کتاب حضرات صوفیہ کرام کے اوصاف واخلاق اوران کی بعض حکایات۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی ارواح کو پاک فرمائے اوران سب سے راضی ہواور میں خداوندتعالیٰ سے امیدوار ہوں کہ اس امرِ عظیم میں وہ مجھے محفوظ فرمائے لغزش سے اورمیرے مساعی کومشکور فرمائے اس راہ تحقیق میں اس سے مدد کا طالب ہوں اور وہی محافظ ہے۔ حضرات صوفیہ کے بلند اخلاق سے مجھے امید ہے اور اس طائفہ علیہ کے مراحم و اشفاق سے امید وار ہوں اور حقائق کے اس گلزار کی سیر کرنے والوں اور طرائق معرفت کے باغ سے ثمر اندوزی کرنے والے حضرات سے ملتمس ہوں کہ اگر دردریائے توحید و خورشید آسماں تفرید یعنی حضرت قدوۃ الکبرا کے ریاض معارف دکواشف سے نسیم مشکبار وشمیم خوشگوار اُٹھ کر احباب و اصحاب کے دماغ کو معطر کرے اور اس کی برکت سے

http://Ashrafi.org

اُن کے قلوب زمانے کے تردوات وتعلقات سے پریشان نہ ہوں تو وہ اس تصنیف وتالیف کے پیش کرنے والے کودُعائے خیروثنائے کامل سے فراموش نہ کریں۔اگر کہیں قدم کی بے جا جنبش اور قلم کی لغزش معلوم ہوتو اصلاح کی زحمت فرمائیں اور کمالِ حسن خلق سے یستمعون القول فیتبعون احسنه (سنتے ہیں بات کوتو اتباع کرتے ہیں بہتر کا) کی پیروی کو ملحوظ رکھیں۔شعر ؎

جزاء الله خير امن تامل كتابی — حق اُسکو اجر خیر دے دیکھے جو یہ کتاب

قابل مافيها من السهو بالعفو — آئے نظر جو سہو تو دے عفو سے جواب

مناسب یہ ہے کہ ہر سخن اور ہر بیان کے لئے صحیح محل اور عمدہ تاویل پیش کریں اوراس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔تعریض و اعتراض کے فرش پر جلوس نہ فرمائیں۔اس ضعیف ونحیف قلیل البضاعت وغیر مستطیع کو تیرِ ملامت کا نشانہ نہ بنائیں اوراس کی جان پر رسوائی وبدنامی کا خدنگ نہ چلائیں۔

اللّٰهم و فقنا لا ختتام المقصود وارزقنالا تمام الموعود بالنبی وآله المودود.

http://Ashrafi.org

http://Ashrafi.org